Fatiha ka tarika

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فاتحہ کا طریقہ

جن کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہو گیا ہو تو ان کو چاہئے کہ ان کی طرف سے غفلت نہ کرے، ان کی قبروں پر بھی حاضری دیتا رہے اور ایصالِ ثواب بھی کرتا رہے۔ اس ضمن میں سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۵ فرمانانِ رحمت نشان مُلاحظہ فرمائیں:۔

(١) مقبول حج کا ثواب

"جو بہ نیّتِ ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زِیارت کرے، حجِ مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قبر کی زیارت کرتا ہو، فرِشتے اُس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہوگا) زیارت کو آئیں۔"

(کنز العمّال ج١٦ ص ٢٠٠ رقم الحدیث ٤٥٥٣٦ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) دس حج کا ثواب

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی (یعنی ماں یا باپ کی) طرف سے حج ادا ہو جائے اسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید دس حج کا ثواب ملے۔

(دارِ قُطنی ۲ ص ۲۲۹ رقم الحدیث ۲۵۸۷)

سُبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب کبھی نفلی حج کی سعادت حاصل ہو تو فوت شدہ ماں یا باپ کی نیت کرلیں تا کہ ان کو بھی حج کا ثواب ملے، آپ کا بھی حج ہو جائے بلکہ مزید دس حج کا ثواب ہاتھ آئے۔ اگر ماں یا والدین میں سے کوئی اس حال میں فوت ہو گیا کہ ان پر حج فرض ہو چکنے کے باوجود وہ نہ کر پائے تھے تو اب اولاد کو حجِ بدَل کا شرف حاصل کرنا چاہئے۔ حجِ بدَل کے تفصیلی اَحکام مدینہ (راقِم الحُرُوف) کی تالیف "رفیقُ الحَرَمَین" سے معلوم کریں۔

(۳) والِدَین کی طرف سے خَیرات

"جب تم میں سے کوئی کچھ نَفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملیگا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے)

ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔''

(شُعَب الایمان ج٦ ص ٢٠٥ رقم الحدیث ٧٩١١ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

(٤) رَوزی میں بے بَرَکتی کی وجہ

''بندہ جب ماں باپ کیلئے دُعا ترک کردیتا ہے اُس کا رِزْق قطع ہوجاتا ہے۔

(کنز العُمّال ج١٦ ص ٢٠١ رقم الحدیث ٤٥٥٤٨ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

(٥) جُمُعه کو زیارتِ قَبْر کی فضیلت

جو شخص جُمُعہ کے روز اپنے والِدین یا ان میں سے کسی ایک کی قَبْر کی زیارت کرے اوراس کے پاس سورۂ یٰسین پڑھے بَخْش دیا جائے۔

(ابنِ عدی فِی الکامل ج٦ ص ٢٦٠ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحْمٰن ہے ترا یارب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بہُت بڑی ہے. جو مسلمان دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں اُن کیلئے بھی اُس نے اپنے فضل وکَرَم کے دروازے کُھلے ہی رکھے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتِ بے پایاں سے متعلِّق ایک روایت پڑھئے اور جھومئے!

کَفَن پھٹ گئے

اللہ عزّوجلّ کے نبی حضرتِ سیِّدُنا اُرمیاء علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کچھ ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب ہورہا تھا۔ ایک سال بعد جب پھر وہیں سے گزر ہوا تو عذاب ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے بارگاہ خداوندی عزّوجلّ میں عرض کی، یا اللہ عزّوجلّ! کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہورہا تھا اب ختم ہوگیا؟ آواز آئی، ''اے اُرمیاء! ان کے کفن پھٹ گئے، بال بکھر گئے اور قبریں مِٹ گئیں تو میں نے ان پر رَحم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رَحم کیا ہی کرتا ہوں۔'' (شرح الصدور ص ۳۱۳ طبعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اے کاش! مَحَلّے میں جگہ ان کے مِلی ہو   اللہ کی رَحمت سے تو جنّت ہی ملے گی

اب ایصالِ ثواب کے ایمان افروز فضائل پڑھئے اور جھومئے

دُعاؤں کی بَرَکت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، میری اُمّت گناہ سمیت قَبْر میں داخِل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دُعاؤں سے بَخْش دی جاتی ہے۔ (طبرانی اوسط ج ۱ ص ۵۰۹ رقم الحدیث ۱۸۷۹)

ایصالِ ثواب کا انتظار!

سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے، مُردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اُس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اُسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دُنیا و مَافِیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہدیہ (ھ۔دِی۔یہ) کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ''دعائے مغفرت کرنا ہے''۔

(بیہقی شعب الایمان ج۶ ص۲۰۳ رقم الحدیث ۷۹۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دُعائے مغفرت کی فضیلت

''جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کیلئے دُعائے مغفرت کرتا ہے، اللہ عزوجل اس کیلئے ہر مومن مرد و عورت کے عِوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد ج۱۰ ص۳۵۲ رقم الحدیث ۱۷۵۹۸)

اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! جھوم جایئے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نُسخہ ہاتھ آگیا! ظاہر ہے اِس وَقت رُوئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اَربوں دنیاؔ سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مغفِرت کیلئے دُعا کریں گے۔ تواِن شاء اللّٰہ عزوجل ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں تحریری طور پر اپنے لئے اور تمام مُؤمنین ومُؤمِنات کیلئے دُعا تحریر کردیتا ہوں۔ (اوّل آخر درود شریف پڑھ لیں) اِن شاء اللّٰہ عزوجل ڈھیروں نیکیاں ھاتھ آئیں گی۔ اَللّٰھُمَّ اغفِرلی وَ لِکُلِّ مُؤْ مِنٍ وَّ مُؤْمِنَۃٍ۔ یعنی اے اللہ میری اور ہر مومن ومومِنہ کی مغفِرت فرما۔ امین بجاہِ النَّبیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

آپ بھی اوپر دی ہوئی دعاء کو عربی یا اردو یا دونوں زبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنالیجئے۔

بے سبب بَخش دے نہ پوچھ عَمَل
نام غفّار ھے ترا یا ربّ!

نورانی لباس

ایک بُزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیا، زندہ لوگوں کی دُعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، ''ہاں اللہ عزوجل کی قسم وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں''۔ (شرح الصدور ص ۳۰۵)

جلوۂ یار سے ہو قبر آباد
وَحشتِ قبر سے بچایا یاربّ!

نُورانی طَباق

''جب کوئی شخص میّت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نُورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں، ''اے قبر والے! یہ ہدیہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔'' یہ سُن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (شرح الصدور ص ۳۰۸)

قَبر میں آہ! گھُپ اندھیرا ہے
فَضل سے کردے چاندنا یاربّ!

مُردوں کی تعداد کے برابر اَجر

جو قبرِستان میں گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر مُردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو مُردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کو اجر ملیگا۔

(کشف الخفا ج ۲ ص ۳۷۱ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

اَہلِ قُبُور سفارش کریں گے

شفیعِ مُجرِمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے، جو قبرِستان سے گزرا اور اس نے سورۃُ الفاتحہ، سورۃُ الاِخلاص اور سورۃُ التَّکاثُر پڑھی۔ پھر یہ دُعا مانگی، ''یا اللہ عزّوجلّ! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اُس کا ثواب مومن مرد و عورت دونوں کو پہنچا۔ تو وہ قبر والے قِیامت کے روز اس (ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہونگے۔ (شرح الصدور ص ۳۱۱)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ

اس بُرے کو بھی کر بھلا یارب!

سورۂ اِخلاص کا ثواب

حضرتِ سیِّدُ نا حمّاد مکّی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں ایک رات مکّۂ مکرّمہ کے قبرِستان میں سوگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں میں نے ان سے اِستِفسار کیا، کیا قِیامت قائم ہوگئی ؟ اُنہوں نے کہا، نہیں بات دَرْاَصْل یہ ہے کہ ایک مُسلمان بھائی نے سورۂ اِخلاص پڑھ کر ہم کو ایصالِ ثواب کیا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔ (شرح الصدور باب فی قراءۃ القران للمیت ص ٣١٢)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ   تو نے جب سے سنا دیا یاربّ !
آسرا ہم گنہگاروں کا   اور مضبوط ہوگیا یاربّ!

اُمِ سَعد رضی اللہ تعالٰی عنہما کیلئے کُنواں

حضرتِ سیِّدُ نا سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ سلم! میری ماں اِنْتِقال کر گئی ہیں۔ (میں اُن کی طرف سے صَدَقہ کرنا چاہتا ہوں) کون ساصَدَقہ افضل رہے گا؟

سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ سلم نے فرمایا، ''پانی'' چُنانچہ انہوں نے ایک کنواں کُھدوایا اور

کہا، ''یہ اُمِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے ہے۔''

(سنن ابو داوٗد شریف ج ۲ ص ۵۳ رقم الحدیث ۱۶۸۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدُ نا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ یہ کنواں اُمِ سعدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے ہے۔ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ یہ کنواں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مُسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بُزرگوں کی طرف منسوب کرنا مَثَلاً یہ کہنا کہ ''یہ سَیِّدُ نا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بکرا ہے''۔ اس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اور قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مَثَلاً کوئی اپنی قُربانی کی گائے لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں، کہ یہ کس کی ہے؟ تو اُس نے یہی جواب دینا ہے، ''میری گائے ہے'' جب یہ کہنے والے پر اعتراض نہیں تو ''غوثِ پاک کا بکرا'' کہنے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالِک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور قربانی کی گائے ہو یا غوثِ پاک کا بکرا، ہر ذَبیحہ کے ذَبح کے وَقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسوں سے نَجات بَخشے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

"ولی کی نیاز میں شفا ہے" کے سترہ حُروف کی نسبت سے

ایصالِ ثواب کے ۱۷ مدنی پھول

مدنی پھول ۱: فرض، واجب، سنّت، نَفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، دَرس، مَدَنی قافلے میں سَفَر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مُطالعہ، مَدَنی کاموں کیلئے اِنفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

مدنی پھول ۲: میّت کا تیجہ، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا اچھا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب کے ہی ذَرائع ہیں۔ شرِیعت میں تیجے وغیرہ کے عَدَمِ جواز (یعنی ناجائز ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جَواز ہے اور میّت کیلئے زندوں کا دُعاء کرنا قراٰنِ کریم سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اَصل ہے۔ چُنانچہ

وَالَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب عزوجل ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (پ ۲۸ سورۃ حشر آیت ۱۰)

مدنی پھول ۳: تیجے وغیرہ کا کھانا صِرف اِسی صورت میں میّت کے چھوڑے ہوئے مال سے کر سکتے ہیں جبکہ سارے وُرَثا بالغ ہوں اور سب کے سب اِجازت بھی

دیں اگر ایک بھی وارث نابالغ ہے تو سخت حرام ہے۔ ہاں بالغ اپنے حصہ سے کرسکتا ہے۔ (مُلخّص از بہار شریعت)

۴ میّت کے گھر والے اگر تیجے کا کھانا پکائیں تو (مالدار نہ کھائیں) صِرف فُقراء کو کھلائیں۔ (مُلخّص از بہار شریعت)

۵ ایک دن کے بچے کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، اُس کا تیجہ، وغیرہ بھی کرنے میں حَرَج نہیں۔

۶ جو زندہ ہیں اُن کو بھی بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے اُن کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔

۷ مُسلمان جِنّات کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

۸ گیارھویں شریف، رَجَبی شریف (یعنی ۲۲ رجب المرجب کو سیّدُنا امام جعفرِ صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کُونڈے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ کُونڈے ہی میں کِھیر کِھلانا ضَروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کِھلا سکتے ہیں۔ اس کو گھر سے باہَر بھی لے جاسکتے ہیں۔

۹ بُزرگوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً ''نَذر و نیاز'' کہتے ہیں اور یہ نیاز

تبرّک ہے اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

۱۰ ایصالِ ثواب کے کھانے میں مہمان کی شرکت شرط نہیں گھر کے افراد اگر خود ہی کھالیں جب بھی کوئی حرج نہیں۔

۱۱ روزانہ جتنی بار بھی کھانا کھائیں اُس میں اگر کسی نہ کسی بزرگ کے ایصالِ ثواب کی نیّت کرلیں تو مدینہ ہی مدینہ۔ مثلاً ناشتے میں نیّت کریں، آج کے ناشتے کا ثواب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے ذریعے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو پہنچے۔ دوپہر کو نیّت کریں، ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا) اُس کا ثواب سرکارِ غوثِ اعظم اور تمام اولیائے کرام علیہم الرضوان کو پہنچے، رات کو نیّت کریں، ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اور ہر مسلمان مرد و عورت کو پہنچے۔

۱۲ کھانے سے پہلے ایصالِ ثواب کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح دُرست ہے۔

۱۳ ہو سکے تو ہر روز (نفع پر نہیں بلکہ) اپنی بکری کا ایک فیصد اور مُلازمت کیلئے نکال لیا کریں۔ اِس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام میں

خرچ کریں ان شاء اللہ عزّوَجلّ اِس کی بَرَکتیں خود ہی دیکھیں گے۔

١٤ داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیدہ کی کہانی وغیرہ سب مَن گھڑت قصّے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اِسی طرح ایک پمفلٹ بنام ''وصیت نامہ'' لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ''شیخ احمد'' کا خواب دَرج ہے یہ بھی جَعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نُقصانات وغیرہ لکھے ہیں ان کا بھی اعتبار نہ کریں۔

١٥ جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ سب کو پورا ملیگا۔ یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے۔ (رَدُّالمُحتار)

١٦ ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ اُمّید ہے کہ اِس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا اُن سب کے مَجمُوعَہ کے برابر اِس کو ثواب ملے۔ مَثَلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اِس کو دس نیکیاں ملیں اب اِس نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اِس کو دس ہزار دس۔ وَ عَلیٰ ھٰذَا القِیاس (مُلَخَّص از فتاوی رضویہ)

مدنی پھول ۱۷: ایصالِ ثواب صِرف مسلمان کو کرسکتے ہیں۔ کافِر یا مُرتَد کو ایصالِ ثواب کرنا یا اس کو مرحوم کہنا **کُفر** ہے۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) کیلئے دل میں نیّت کرلینا کافی ہے، مَثَلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار دُرُود شریف پڑھا یا کسی کو ایک سنّت بتائی یا نیکی کی دعوت دی یا سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اَلْغَرَض کوئی بھی نیکی کی۔ آپ دِل ہی دِل میں اس طرح نیّت کرلیں مَثَلاً، ابھی میں نے جو سنّت بتائی اس کا ثواب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پہنچے"۔ ان شاء اللہ عزوجل ثواب پہنچ جائے گا۔ مزید جن جن کی نیّت کریں گے ان کو بھی پہنچے گا۔ دِل میں نیّت ہونے کے ساتھ ساتھ زبان سے کہہ لینا سنّتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے جیسا کہ ابھی حدیثِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ اُنہوں نے کنواں کھدوا کر فرمایا۔ "یہ اُمِّ سعد کیلئے ہے"۔

ایصالِ ثواب کا مُرَوَّجہ طریقہ

آج کل مُسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز

ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کو سامنے رکھ لیں۔ اب اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝۶

تین بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲
اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬
الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ
الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ
نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ
الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ
غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ○

ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الٓمّٓ ۚ ① ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی
لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ② الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ
الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ③ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج
وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ۴ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی
مِّنْ رَّبِّہِمْ ق وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے:۔

(۱) وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ (البقرۃ آیت ۱۶۳) (۲) اِنَّ رَحْمَتَ
اللہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۶) (۳) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۱۰۷)
(۴) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝
(الاحزاب آیت ۴۰) (۵) اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۵۶)

اب دُرُود شریف پڑھیے: صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللہُ تعالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۚ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (الصّٰفّٰت آیت ۱۸۲)

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بلند آواز سے ''الفاتحہ'' کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے، '' **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو** ! آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیجئے''۔ تمام حاضرین کہہ دیں'' آپکو دیا'' اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کردے۔ ایصالِ ثواب کے الفاظ لکھنے سے قبل امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمٰن فاتحہ سے قبل جو سورتیں وغیرہ پڑھتے تھے وہ تحریر کرتا ہوں۔

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فاتحہ کا طریقہ

ایک بار

سورۃ الفاتحہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۝ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝

ایک بار

آیۃ الکرسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ
لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ
یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ
اَیۡدِیۡہِمۡ وَمَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ
بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ
کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا یَـُٔوۡدُہٗ
حِفۡظُہُمَا ۚ وَہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ○

تین بار

سُورَةُ الاِخلَاص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ○ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○

ایصال ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا اللہ عزوجل جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہیں) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہوسکا ہے اس کا ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان ثواب مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری

جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں نَذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے توسّط سے تمام انبیائے کِرام علیھم السلام تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عظام رحمھم اللہ کی جناب میں نذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے توسّط سے سیّدنا آدم صفیّ اللہ علیہ السلام سے لیکر اب تک جتنے انسان و جنات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا اس دوران جن جن بزرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیں۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشد کو ایصالِ ثواب کریں۔ (فوت شدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔)

اب حسبِ معمول دُعا ختم کر دیں۔ (اگر تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیں)۔

خبردار!

جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی کوئی مانع شرعی نہ ہو تو انفرادی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت نمازِ با جماعت کیلئے مسجد کا رخ کریں۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نماز آئے اور سُستی کے باعث معاذ اللہ جماعت فوت ہو جائے۔ دوپہر کے کھانے کیلئے بعد نماز ظہر اور شام کے کھانے کیلئے نماز عشاء مہمانوں کو بلانے میں غالبًا باجماعت نمازوں کیلئے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا، تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہئے کہ وقت ہو جائے تو سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کی ''نیاز'' کی مصروفیت میں اللہ عزوجل کی ''نمازِ باجماعت'' میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔

مزار پر حاضری کا طریقہ

بزرگوں کے پاس قدموں کی طرف سے حاضر ہونا چاہئے، پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مڑ کر دیکھنے کی زحمت ہوتی ہے۔ لهٰذا مزارِ اولیاء پر بھی پائنتی (قدموں) کی طرف سے حاضر ہو کر قبلہ کو پیٹھ اور صاحبِ مزار کے چہرے کی طرف رُخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دُور کھڑا ہو اور اِس طرح سلام عرض کرے،

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وَلِیَّ اللّٰہِ وَرَحمۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَا تُہٗ

ایک بار سورۃُ الفاتِحہ اور 11 بار سورۃُ الاِخلاص (اول آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر اوپر دیئے ہوئے طریقے کے

مطابق (صاحبِ مزار کا نام لیکر بھی) ایصالِ ثواب کرے اور دعاء مانگے،

''اَحسَنُ الوِعاء'' میں ہے، ولی کے قُرب میں دعاء قبول

ہوتی ہے،

الٰہی باواسطہ کل اولیاء کا
مرا ہر ایک پورا مُدّعا ہو

ثوابِ جارِیَّہ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے اوراپنے مَرحُوموں کے ایصالِ ثواب کیلئے زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم کرکے خود بھی ثوابِ جارِیَّہ کمائیے۔

سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو سُوْرَۃُ الْمُلک کو ہر رات پڑھے گا اللہ عزوجل اس کو عذابِ قبر سے بچائے گا۔ (ابن ماجہ)

سُوْرَۃُ الْمُلْک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَهُوَ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ﴿١﴾ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ
وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ
هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی

مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ
يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيۡرٌ ﴿۴﴾
وَلَقَدۡ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ وَ
جَعَلۡنٰهَا رُجُوۡمًا لِّلشَّيٰطِيۡنِ وَاَعۡتَدۡنَا
لَهُمۡ عَذَابَ السَّعِيۡرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
بِرَبِّهِمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۶﴾
اِذَاۤ اُلۡقُوۡا فِيۡهَا سَمِعُوۡا لَهَا شَهِيۡقًا وَّهِىَ
تَفُوۡرُ ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلۡقِىَ
فِيۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ
نَذِيۡرٌ ﴿۸﴾ قَالُوۡا بَلٰى قَدۡ جَآءَنَا نَذِيۡرٌ ۙ

فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ
إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ
كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ أَصْحٰبِ
السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا
لِّأَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ
كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۖ
إِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ هُوَ
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا

فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ
النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ
يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾
اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ
نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ
فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ
اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ

مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا
فِیْ غُرُوْرٍ ۚ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ
اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ
نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ
اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ
قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ
ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ
یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً
سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا
الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا
فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾
قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا
فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع